9466 ـ دین میں میانہ روی کیا ہے ؟

سوال

دین میں میانہ روی سے مراد کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دین میں وسط اور میانہ روی یہ ہے کہ انسان غلو نہ کرے کہ وہ اللہ کی حدود سے ہی تجاوز کر جائے، اور نہ ہی اس میں اتنی کمی کرے کہ اللہ تعالی کی حد سے کمی کر دے.

دین میں وسط اور میانہ روی یہ ہے کہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کیا جائے، اور دین میں غلو یہ ہے کہ انسان سیرت نبویہ سے تجاوز کرے، اور تقصیر یہ ہے کہ وہ سیرت نبوی پر عمل نہ کرے.

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کہے میں ساری رات قیام کرونگا اور نیند نہیں کرونگا، کیونکہ نماز تمام عبادات سے افضل ہے، اس لیے میں ساری رات نماز ادا کرنا چاہتا ہوں.

تو ہم اسے کہینگے: یہ دین میں غلو کرنے والا ہے، اور حق پر نہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی ایسا ہوا، کچھ لوگ جمع ہوئے اور ایک کہنے لگا: میں بیدار رہ کر ساری رات قیام ہی کرتا رہونگا، اور دوسرا کہنے لگا: میں روزہ رکھوں گا اور افطار نہیں کرونگا، اور تیسرا کہنے لگا: میں عورتوں سے شادی نہیں کرونگا.

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا:

" ان لوگوں کا کیا حال ہے جو یہ یہ بات کہہ رہے ہیں، میں روزہ بھی رکھتا ہوں، اور افطار بھی کرتا ہوں، میں نیند بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کر رکھی ہے، جس نے بھی میری سنت اور طریقہ سے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں "

تو ان لوگوں نے دین میں غلو کیا یعنی حد سے تجاوز کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے برات کا اظہار کر دیا، کیونکہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت سے بے رغبتی کی تھی، جس میں روزہ بھی ہے اور افطار کرنا، اور رات کو قیام کرنا بھی شامل ہے اور سونا بھی، اور عورتوں سے شادی کرنا بھی.

رہا کوتاہی اور دین میں کمی کرنے والے شخص کا مسئلہ: تو یہ وہ شخص ہے جو یہ کہے کہ مجھے نوافل کی کوئی

ضرورت نہیں، میں نفل ادا نہیں کرونگا، بلکہ صرف فرض ہی ادا کرونگا اور ہو سکتا ہے وہ فرائض میں بھی کوتاہی کرنا شروع کر دے تو یہ مقصر اور کوتاہی کرنے والا ہے.

اور معتدل شخص وہ ہے: جو اس طریقہ پر چلے جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشد تھے.

ایک اور مثال یہ ہے:

تین اشخاص کے سامنے ایک فاسق شخص ہے، ان تینوں میں سے ایک کہتا ہے میں اس فاسق کو سلام نہیں کرونگا، بلکہ اس سے بائیکاٹ کرتے ہوئے اس سے دور رہونگا اور اس سے کلام تک نہیں کرونگا.

اور دوسرا شخص کہتا ہے: میں اس فاسق کے ساتھ چلونگا اور اس کو سلام بھی کرونگا، اور اس کو ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ ملونگا، اور اسے اپنے پاس بلاؤنگا، اور اس کی دعوت کو قبول کرونگا، میرے نزدیک تو یہ ایک نیک و صالح شخص کی طرح ہے.

اور تیسرا کہتا ہے: یہ فاسق ہے میں اس کے فسق کی بنا پر اسے ناپسند کرتا ہوں، اور اس کے ایمان کی بنا پر اسے پسند کرتا ہوں، اور اس سے بائیکاٹ نہیں کرتا، لیکن اگر اس سے بائیکاٹ کرنا اس کی اصلاح کا باعث ہو تو یہ بھی کرونگا، اور اگر بائیکاٹ اس کی اصلاح کا سبب نہ ہو بلکہ اس سے اس کے فسق میں اور بھی اضافہ ہو گا تو میں اس سے بائیکاٹ نہیں کرتا.

تو ہم کہینگے کہ: پہلا شخص مفرط اور غالی یعنی غلو کرنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا ہے، اور دوسرا شخص کوتاہی کرنے والا مقصر ہے، اور تیسرا شخص متوسط ہے.

اور ساری عبادات اور معاملات میں بھی ہم اسی طرح کہینگے لوگ اس میں مقصر بھی ہیں اور حد سے تجاوز کرنے والے بھی اور متوسط بھی.

تیسری مثال یہ ہے:

ایک شخص اپنی بیوی کا قیدی ہے وہ اسے جہاں اور جس طرف چاہے بھیجے جاتا ہے، نہ تو وہ اسے گناہ سے باز کرتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی اچھے کام پر ابھارتا ہے، وہ عورت اس کی عقل پر چھائی ہوئی ہے، اور اس کی مالک بن چکی ہے اور اس کی وہی حکمران بن چکی ہے.

اور ایک دوسرا شخص جس میں بے راہ روی اور تکبر پایا جاتا ہے، اور وہ اپنی بیوی پر جبر کرتا اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا، گویا کہ وہ اس کے پاس خادم اور ملازم سے بھی کم وقعت رکھتی ہے.

اور ايك تيسرا شخص وسط اور ميانہ روى كا معاملہ كرتا ہے جيسا كہ اللہ اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم نے حكم ديا ہے:

اور ان (عورتوں) كے بھى ويسے ہى حق ہيں جيسے ان پر مردوں كے ہيں اچھائى كے ساتھ البقرۃ (128).

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مومن مرد مومن عورت (بيوى) سے بغض نہيں ركھتا، اگر اسے اس كى كوئى بات برى لگتى ہے، تو اس كى دوسرى بات سے وہ راضى ہوتا ہے "

تو يہ آخرى شخص اپنى بيوى كے معاملہ ميں متوسط اور ميانہ روى والا ہے، اور پہلا غالى اور حد سے تجاوز كرنے والا، اور دوسرا مقصر اور كوتاہى كرنے والا ہے، باقى عبادات اور اعمال پر بھى آپ اسى طرح قياس كر سكتے ہيں.